کا ساتھا۔ عالی ظرفی، اخلاقی بلندی، ذہانت، تواضع، نرم مزاجی اور ہمدردی و غم گساری کی جو صفات والدِ بزرگوار میں پائی جاتی تھیں سعادت مند بیٹا بھی ان سے متصف تھا۔

ڈاکٹر صاحب مرحوم نے کل چھپن یا ستاون سال عمر پائی اور دفعۃً سفرِ آخرت پر روانہ ہوئے۔ وہ عمدہ خصال اہلِ علم تھے، مطالعۂ کتب اور تدریسی فرائض کی انجام دہی ان کا حاصلِ زندگی تھا۔ ان کا حلقۂ احباب بہت محدود تھا اور گوشہ گیر قسم کے آدمی تھے۔ کہیں آنا جانا اور روابط بڑھانا ان کا شیوہ نہ تھا۔

ان کا اصل مضمون فارسی تھا اور فارسی کے استاد تھے۔ کئی سال گورنمنٹ کالج فیصل آباد میں پڑھاتے رہے۔ گورنمنٹ کالج ڈیرہ غازی خاں میں بھی رہے۔ غالباً ۱۹۶۳ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے وابستہ ہوئے شعبۂ فارسی کے صدر تھے۔ ان کے طریقِ تدریس اور مشفقانہ رویے سے طلبا بہت متاثر تھے اور انتہائی احترام سے پیش آتے تھے۔

مرحوم نے ۱۹۷۳ میں تہران یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کیا۔ ان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ایران کی نامور علمی اور ادبی شخصیت "عارف قزوینی کے احوال و آثار" سے متعلق تھا۔

ان کو کبھی مارکر آگے نکلنے اور اپنے علم و تحقیق کی نمائش کرنے کی بالکل عادت نہ تھی۔ شہرت حاصل کرنے کے فن سے قطعی ناآشنا تھے۔ جہاں تک ممکن ہوتا اپنے علم و کمال کو چھپاتے اور پچھلی صفوں میں بیٹھنے کے لیے جگہ تلاش کرتے۔

دوسرے کو خاموش کرانا اور اپنی سنانا ان کی فطرت میں داخل نہ تھا۔ وہ درویشانہ اور قلندرانہ اوصاف کے مالک تھے۔ نہ کسی کو ہدفِ تنقید ٹھہراتے اور نہ اپنی مدح سرائی کے لیے فضا ہموار کرتے۔ دوسرے کے تھوڑے کام کو بھی بڑا قرار دیتے اور اپنے لیے اظہارِ عجز کرتے۔ زندگی کا ایک خاص ڈھب اختیار کر لیا تھا، اسی پر قائم رہے۔

تدریسی مصروفیتوں اور ذمے داریوں کے باوجود انھوں نے کچھ تصنیفی خدمات بھی انجام دیں۔ پی۔ ایچ ڈی کے مقالے کے علاوہ ایک کتاب "تذکرہ حضرت سخی سرور" تصنیف کی جو نامور بزرگ حضرت سخی سرور رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و سوانح پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب علما اکیڈمی محکمہ اوقاف پنجاب (لاہور) نے شائع کی۔

علاوہ ازیں ایف۔ اے اور بی اے کے طلبا کے لیے فارسی گرامر لکھی جو پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی طرف سے شائع ہوئی۔

بعض رسائل و جرائد میں مختلف موضوعات سے متعلق مضامین و مقالات بھی تحریر کیے۔

ان سطور کے راقم پر مولانا شریف اللہ خاں مرحوم بھی شفقت فرماتے تھے اور ان کے لائق بیٹے ڈاکٹر دائم خاں حامد سے بھی مخلصانہ مراسم تھے۔ میں بھی ان کے ہاں جاتا، وہ بھی ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ میں تشریف لاتے تھے۔

المعارف کے لیے مرحوم مضمون بھی لکھتے تھے، لیکن اس وقت لکھتے جب لکھنے پر اصرار کیا جاتا۔

چوں کہ کئی سال تہران رہے تھے، اس لیے ان کے اسلوبِ نگارش پر فارسی کا غلبہ تھا اور اسی انداز سے اردو لکھتے تھے۔

مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ خیر خواہی اور اخلاص کا پیکر تھے۔ صحت بہت اچھی تھی اور یہ خیال بھی نہ تھا کہ اتنی جلدی دنیا سے کوچ کر جائیں گے۔ متوازن جسم، پورا قد، سرخ و سفید رنگ، رہن سہن صاف ستھرا، اجلا لباس، میٹھی زبان، بات چیت میں محتاط، بلند کردار، اونچا اخلاق، مہمان نواز، ہر ایک سے نیک سلوک، رفقائے کار سے محبت، طلبا پر شفقت ان کی وہ خصوصیات تھیں جو کم لوگوں کے حصے میں آتی ہیں۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے احباب و متعلقین اور اعزہ و اقارب کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ وعافہ واعف عنہ۔

اپنے لائقِ احترام قارئین کی خدمت میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ ماہنامے کی صورت میں "المعارف" کا یہ آخری شمارہ ہے۔ آئندہ اسے سہ ماہی شائع کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔

سہ ماہی "المعارف" کم و بیش دو سو صفحات پر مشتمل ہوگا اور صفحات میں اضافے کی وجہ سے اس کے مضامین و مندرجات میں بھی بہت حد تک تنوع پیدا ہو جائے گا۔ ہم کوشش کریں گے کہ ہر لحاظ سے اس کا معیار بلند کیا جائے اور قارئین کے لیے زیادہ سے زیادہ مواد مہیا کیا جائے۔ تاکہ ان کے ذوق و ذہن کی پوری طرح تسکین ہو سکے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس میں اسلامی، علمی، تحقیقی،